رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

549

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۶ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۸ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۵۸

مسٹر جناح اور احرار کا اشتراک

مسٹر جناح حال ہی جوش سے کر لاہور آئے۔ اس میں انہیں کامیابی ہو یا نہ ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وہ کچھ عرصہ کا سوچا سمجھا ہوا مشن ہے۔ اور قضیہ شہید گنج کے تصفیہ کے متعلق ان کی بے تابی در اصل اسی کی تمہید تھی۔ جو مسلمانانِ پنجاب کی بد قسمتی سے ناتمام ہی رہ گئی۔ اور اب مسٹر جناح اصل مقصد اور مدعا کے حصول میں مصروف ہو گئے۔ اگر مسلمانانِ پنجاب اس قدر زود فراموش نہ ہوتے جس قدر غرض مند اور مطلب پرست لوگ انہیں سمجھتے ہیں۔ تو مسٹر جناح کی تشریف آوری کو غنیمت جان کر سب سے پہلا سوال ان سے یہ کرتے کہ آپ نے جو مصالحتی بورڈ بنایا تھا۔ وہ کدھر گیا۔ اور اس نے کیا خدمات سرانجام دی ہیں۔ اگر کچھ نہیں۔ اور ادھر مسجد شہید گنج کا قضیہ جوں کا توں ہے۔ تو پھر کیوں آپ پہلے اس کے حل کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ اور گم گشتہ مصالحتی بورڈ کی تلاش میں نہیں نکلتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی مسلمانانِ پنجاب پر جذبۂ مہمان نوازی غالب آ گیا۔ حتےٰ کہ خان بہادر نواب احمد یار خان دولتانہ نے جن کے متعلق اتحاد پارٹی کے قائدِ اعظم سر فضل حسین میاں تک کہہ چکے ہیں کہ "میرے دوست خان بہادر نواب احمد یار خان دولتانہ سے صحیح معنوں میں میری آغوش میں پرورش پائی ہے۔ انہوں نے ہماری جماعت کی بڑی خدمت کی ہے۔ اور اس عظیم الشان کام کی کامیابی کے لئے میں بہت بڑی حد تک انہی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اپنی اس آخری عظیم الشان جد و جہد کو کامیاب بنانے کے لئے میری نگاہیں انہی کی طرف اٹھتی ہیں۔ خدا نا کردہ اگر یہ ناکام رہے تو یہ ناکامی میری ناکامی ہوگی۔ اور ان کی کامیابی میری کامیابی ہوگی"۔

انہوں نے تو مہمان نوازی میں انتہا کر دی۔ کہ بقول معزز معاصر "سیاست" ان کے دولت کدہ پر مسٹر جناح کی زبان سے سر میاں صاحب کے خلاف زہریلے الفاظ نکلنے ہوئے بھی سُنے گئے۔

جہاں تک اخباری اطلاعات سے ظاہر ہے "اتحاد پارٹی" اور "مجلس اتحاد" سے مسٹر جناح مایوس ہو چکے ہیں۔ "اتحاد پارٹی" نے زیادہ صاف اور واضح الفاظ میں انہیں کہہ دیا ہے کہ وہ اپنا موجودہ غیر فرقہ وارانہ نام اور پروگرام چھوڑ کر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کونسل میں جانے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ اب تک کونسل میں جو غیر مسلم عنصر مسلمانوں کے ساتھ رہا ہے۔ اس کو علیحدہ کرنے سے مسلمان فائدہ کی بجائے نقصان میں رہیں گے۔ مجلس اتحاد ملت نے بھی معقول رنگ میں اپنی معذرت کا اظہار کر دیا ہے۔ اور کہہ دیا ہے۔ کہ وہ پنجاب کی اسلامی اور وطنی سیاسیات کا رُخ معین کرنے میں ان مقاصد کو پیش نظر رکھے گی۔ جو ایک مسلمان کی زندگی کا محبوب نصب العین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یعنی وطن کی آزادی۔ اور اس میں مسلمانوں کے باعزت زندگی بسر کرنے کا ساز و سامان مہیا کرنا۔

ان دونوں پارٹیوں سے مایوس ہو جانے کے بعد مسٹر جناح کے لئے صرف احرار ہی رہ گئے تھے۔ جو خود بھی مسلمانانِ پنجاب کی نگاہ میں شہید گنج مسجد کے حادثہ کے وقت سے بالکل بے وقعت ہو جانے۔ بلکہ غدار اور قوم فروش ثابت ہو جانے کی وجہ سے کوئی سہارا ڈھونڈ رہے تھے۔ اس لئے ان کا اشتراک بڑی حد تک یقینی سمجھا جا رہا ہے اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر جناح احرار کے نامعقول سے نامعقول مطالبہ کے سامنے بھی سر تسلیم خم کرنے کے لئے آمادہ ہو رہے ہیں۔ غرض مند انسان چونکہ سب کچھ کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر مسٹر جناح احرار کی خاطر کوئی ایسا قدم اٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں جسے وہ خود بھی اس وقت تک نامعقول سمجھتے رہے ہیں۔ تو کوئی غیر معمولی بات نہ ہوگی لیکن ظاہر ہے۔ کہ جو اشتراک مسلم لیگ کے بنیادی اصول کو نظر انداز کر کے معقولیت کو نظر انداز کر کے تقاضائے وقت کو نظر انداز کر کے مسلمانوں کے مفادات کو نظر انداز کر کے کیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ قطعاً مفید نہیں نکل سکتا۔ اس وقت اگر مسٹر جناح احرار کی طرف جھک رہے ہیں۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ وہ انہیں مسلمانانِ پنجاب کے حقیقی نمائندے اور بہترین خدمت گزار سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ مسلمانوں کے بارسوخ اور با اثر نمائندے ان کی پالیسی کو مسلمانانِ پنجاب کے لئے سخت نقصان رساں سمجھ کر ٹھکرا دے ہیں۔ یہ اسی طرح احرار اگر مسٹر جناح کا سہارا ڈھونڈ رہے ہیں۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ وہ ان کے سیاسی خیالات کے ساتھ متفق ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ انہیں بھی کوئی اور ٹھکانا نظر نہیں آتا۔ ان حالات میں جو اشتراک ہوگا۔ اس کی بنیاد چونکہ خود غرضیوں اور مجبوریوں پر ہوگی۔ اس لئے وہ یقیناً مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں اور تباہ کن ثابت ہوگا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تنگدل اور متعصب ہندو پریس پورے زور کے ساتھ اس کی تائید و حمایت کر رہا ہے۔ اور بھائی پرمانند ایسے ہندو لیڈر جو کھلم کھلا کہہ چکے ہیں۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ مسلمان یا تو چلے جائیں۔ یا غلام بنکر رہیں۔ وہ مسٹر جناح کی جد و جہد پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ چنانچہ بھائی پرمانند جی اپنے اخبار ہندو (۴ مئی) میں لکھتے ہیں "پنجاب کے ہندوؤں کے لئے میں خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ کہ اس وقت مسٹر جناح لاہور میں ہیں"۔ اگر مسٹر جناح کی موجودہ جد و جہد کے متعلق کسی متعصب ہندو کے وہم و خیال میں بھی یہ بات آ سکے۔ کہ وہ کسی رنگ میں مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ تو ممکن نہیں۔ کہ بھائی پرمانند مسٹر جناح کی لاہور میں موجودگی کو مسلمانانِ پنجاب کی خوش قسمتی سمجھیں۔ پس اگر اور باتوں سے قطع نظر کر لیں۔ تو مسٹر جناح اور احرار کے متعلق ہندو پریس کا رویہ ہی بتا رہا ہے۔ کہ مسٹر جناح اور احرار کا اتحاد۔

ساتواں روزہ ۱۸ مئی بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت کے احباب نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال بھی سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اب تک چھ روزے رکھے جا چکے ہیں۔ اب ساتواں روزہ ۱۸ مئی بروز سوموار رکھا جائے گا۔ اس دن ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے۔ کہ روزہ رکھے اور اللہ تعالےٰ سے نہائت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے۔ کہ وہ ہمیں سچا تقویٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے۔ اور ان لوگوں کو جو ہمارے خلاف کھڑے ہیں۔ یا تو ہدائت دے یا ان کے ہاتھ بند کر کے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ معذور انسان جمعرات کو روزہ رکھ سکتا ہے ؛

احرار کا سراسر جھوٹا اور غلط الزام

اخبار "مجاہد" میں جہاں اور بیسیوں غلط بیانیاں جماعت احمدیہ کے متعلق کی جاتی ہیں۔ وہاں حال میں یہ بھی کی گئی ہے۔ کہ ننگل باغباناں متصل قادیان کے ایک احراری پر طرح طرح کے مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ زد و کوب کیا جاتا قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ مرزائیوں نے یزیدی سنت پر عمل کرتے ہوئے ان کا پانی بند کر دیا ہے۔ پولیس میں درخواستیں دی گئیں۔ لیکن پولیس قادیان مرزا محمود کی حکومت کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ پرسوں کا ذکر ہے کہ پولیس نے تھانہ قادیان میں طرفین کو بلایا۔ اور پولیس نے درخواست کا فیصلہ مسلمان کے حق میں دے دیا۔ لیکن قادیان میں برطانوی حکومت کے احکام کو کون مانتا ہے۔ جب مسلمان جس کا نام شہاب الدین ہے گاؤں میں پہونچا۔ مرزائی ڈنڈے لے کر اس غریب پر پل پڑے۔ اور جبراً مرزائی بننے پر مجبور کیا۔ کہ اگر تم مرزائی نہ ہوئے۔ تو ہم کو زندہ نہ چھوڑیں گے"

مگر یہ تمام داستان سرتا پا بالکل غلط اور جھوٹی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک بدرو کا جھگڑا ہے جس کا گاؤں کی پنچائت نے جس میں تین غیر احمدی ممبر و ارشامل ہیں۔ اور صرف ایک احمدی فیصلہ کر دیا تھا۔ مگر شہاب الدین نے محض احرار کی شہ اور امداد پر اُسے ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اپنے گھر کا پانی کثرت کے ساتھ گلی میں اس لئے بہانے لگ گیا۔ کہ دوسروں کے مکانات کو نقصان پہونچے اور انہیں رستہ چلنے میں تکلیف ہو۔ اس کو لے کر یہ احرار پولیس میں لے گئے۔ اور درخواست دلا دی۔ جو بالکل جھوٹی ثابت ہوئی۔ اس پر خواہ مخواہ احرار نے شور مچانا شروع کر دیا۔

ذیل میں ننگل کے چند غیر احمدی باشندوں کا بیان درج کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احرار کس قدر جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔

ہم نے سنا ہے۔ کہ احرار نے لکھا ہے۔ کہ موضع ننگل باغباناں میں کسی احمدی نے شہاب الدین اہلسنت کو بہت تکلیف پہونچائی ہے۔ اس کا پانی بند کر دیا ہے وغیرہ وغیرہ یہ سب سیاہ جھوٹ ہے۔ ایک نالی کا جھگڑا ہے جس کا پنچائت نے فیصلہ کیا تھا۔ مگر اس نے منظور نہ کیا۔ اور پھر آپس میں یہ فیصلہ کیا۔ کہ میں اپنی نالی بنا کر اپنا پانی نکال لونگا مگر اس سے بھی اس نے انکار کر دیا ؛

نبی بخش اہلسنت۔ جھنڈا اہلسنت۔ شادی اہلسنت

نشانِ اہلِ درد

دردِ دل پر ہے مدارِ قدر و شانِ اہلِ درد — ہے عجب کیفیت سود و زیانِ اہلِ درد

درد گر دل میں نہ ہو تو زندگانی ہے محال — جانِ اہلِ درد ہے دردِ نہانِ اہلِ درد

بار پائیں گے حضورِ حق میں اہلِ درد ہی — "درد ہی اس نے بنایا ہے نشانِ اہلِ درد"

اہلِ محفل سب پڑھیں مل کر یہ مصرع بار بار — میرزا محمود احمد جانِ جانِ اہلِ درد

ذات میں تیری نظر آتی ہیں صدیقی صفات — اے بشیر الدین اے شاہِ جہانِ اہلِ درد

ہیں سرور اندوز رہیں کوثر و تسنیم سے — روضۂ خلد بریں ہے قادیانِ اہلِ درد

آسماں سے ہر نفس آتی ہے آواز سروش — قبلۂ ہر دو جہاں ہے آستانِ اہلِ درد

گنج ہائے بیکراں پنہاں ہیں اس ویرانہ میں — کیا ہوا ویران ہے گر خانمانِ اہلِ درد

کشت زارِ لالہ کیا ہے آ کے دیکھو تو ذرا — لالہ کاری ہائے چشم خوں فشانِ اہلِ درد

زاہدِ راحت طلب تو دیکھ کیوں آئے بھلا — شعلۂ آتش بدامن ہے فغانِ اہلِ درد

قاتلِ بے مہر ہے مصروف مشقِ ناز میں — جلد پھر کیوں کر وہ لیں گے امتحانِ اہلِ درد

سنتے ہی فریاد وہ بے دردیوں کہنے لگا — اب تلک باقی ہے کچھ تاب و توانِ اہلِ درد

از رہِ انصاف پوچھے اس ستمگر سے کوئی — ہو گیا منظورِ تغافل کیوں بیانِ اہلِ درد

اے خدا ظالم سے کیا امید ہو انصاف کی — بس ہے تیری ہی نظر اے دلستانِ اہلِ درد

قطرہ ہائے خوں دمِ تحریر ٹپکے خامہ سے
خوں چکاں ہے بسکہ قدسیؔ داستانِ اہلِ درد

خاکسار سید ابو الحسن قدسی قادیان

مہاراجہ پٹیالہ کی خدمت میں قرآن شریف کے ہندی ترجمہ کا تحفہ

یہ خبر نہائت انبساط سے سنی جائے گی۔ ہز ہائی نس شری مہاراجہ ادھیراج جہندر بہادر جی والیٔ پٹیالہ نے جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے ہندی ترجمہ کو شکریہ سے قبول کیا۔ اور ایک ہزار روپیہ عنائت فرمایا۔ آپ جس مہربانی سے ایڈیٹر صاحب موصوف سے پیش آئے۔ وہ اعلےٰ اخلاق کا بہترین نمونہ تھا۔ بلاشبہ مہاراجہ صاحب بہادر نے قرآن شریف کے اس مقدس تحفہ کو قبول فرما کر جس کے ساتھ ساٹھ کروڑ مسلمانان عالم کے مقدس جذبات وابستہ ہیں۔ مسلم دنیا پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب بہادر کے دل میں مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کا پورا پورا احترام ہے۔ اس طرح مہاراجہ بہادر نے دیگر والیانِ ریاست کے لئے رواداری کی بہترین مثال قائم کی ہے ؛

وی۔ پی سابقہ شرح چندہ کے ہی کئے جائیں گے

چونکہ بہت سے اصحاب نے یہ درخواست کی ہے۔ کہ موجودہ کساد بازاری کے زمانہ میں الفضل کے ششماہی۔ سہ ماہی۔ اور ماہوار چندہ میں اضافہ نہ کیا جائے۔ اس لئے سابقہ شرح چندہ کے ہی وی۔ پی کئے جائیں گے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر احباب قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔ تا کہ ایک طرف تو انہیں وی۔ پی کے زائد اخراجات نہ ادا کرنے پڑیں۔ اور دوسری طرف دفتر کا کام بہت ہلکا ہو جائے ؛ (مینیجر)

مسٹر جناح اور احرار کا اتحاد
مسلمانانِ پنجاب کیلئے تباہ کن ہوگا

مسٹر محمد علی جناح پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ کی لاہور میں آمد اور مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے ماتحت پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ انتخابات کی مہم میں حصہ لینے کے لئے مقامی جماعت قائم کرنے کی تجویز پنجاب کے مسلم سیاسی حلقوں کی تمام تر توجہات کا مرکز بنی ہوئی ہے مسٹر جناح کے ذہن میں جدید آئین کے ماتحت مسلمانوں کی سیاسی کشتی کو چلانے کی جو سکیم ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک مرکزی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی زیر سرکردگی مختلف صوبوں میں شاخیں قائم کی جائیں جن کی حیثیت ترکیبی فرقہ وارانہ ہو۔ اور وہ اسی حیثیت میں اپنے نمائندے کونسلوں میں بھیجیں۔ نیز ان کا سیاسی لائحہ عمل مقامی حالات کے ماتحت معمولی تبدیلیوں کے ساتھ وہی ہو۔ جو مرکزی بورڈ کی طرف سے مرتب کیا جائے۔

معلوم ہوا ہے۔ مسٹر جناح۔ میاں سر فضل حسین۔ اور یونینسٹ پارٹی کے دوسرے ارکان سے گفت و شنید کر چکے ہیں گفتگو کا موضوع جیسا کہ خبر رساں ایجنسیوں کی وساطت سے پتہ چلا ہے۔ یہی تھا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ ان سیاسی مذاکرات کے نتیجہ میں اتحاد کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یونینسٹ پارٹی جو غیر فرقہ وار بنیادوں پر قائم ہے۔ صوبہ کی سیاسی ترقی۔ اور مسلمانوں کے قومی مفاد کے تحفظ کے پیش نظر اپنے اس مسلک کو پس پشت نہیں ڈال سکتی۔ جس پر چل کر وہ پنجاب کی سیاسی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کا عزم کر چکی ہے۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ (۲ رمئی) لکھتا ہے:۔

"معلوم ہوا ہے۔ یونینسٹ پارٹی کے مسلم ارکان اس بات کو قرین عقل و دانش نہیں سمجھتے۔ کہ وہ اپنی موجودہ غیر فرقہ وارانہ حیثیت کو فرقہ وارانہ حیثیت میں تبدیل کر لیں"

مسلم اخبار "ایسٹرن ٹائمز" نے اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں مسٹر جناح کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ پنجاب کے مسلمانوں کو اس معاملہ میں جس طرح ہو سکے۔ باہمی کشمکش سے بچائیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ہمیں امید ہے۔ مسٹر جناح مقامی جماعتوں کو لیگ کے مشورہ اور تعاون سے مستفید کر کے ان کی امداد کریں گے۔ کیونکہ اتحاد کے قیام کا صرف یہی راستہ ہے۔ کہ جب تمام صوبجات لیگ کے بنیادی اصول سے متفق ہیں۔ تو انہیں اپنے تفصیلی مقامی حالات کے متعلق آزاد راہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہو ان بنیادی اصولوں میں سے ایک اصل یہ ہے کہ باوجود اس بات کے کہ مسلمان جدید دستور اساسی کے متعدد پہلوؤں کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ تاہم من حیث القوم ان کا رویہ یہی ہے۔ کہ جدید آئین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی غرض سے اسے دوسری قوموں کے ساتھ تعاون کر کے کامیاب بنایا جائے" (یکم مئی)

آگے چل کر لکھتا ہے:۔

"لیگ کی یہ کوشش بہت بڑے نقصان پر منتج ہوگی۔ کہ وہ ایسی مسلمان پارٹیوں کو جو جدید آئین کو نہ صرف چلانا نہیں چاہتیں بلکہ اسے تباہ کرنے کا عزم کر چکی ہیں۔ اپنے اندر شامل کرلیں۔ ایسی جماعتوں اور لیگ کے درمیان تعاون ہر گز قیاس میں نہیں آ سکتا۔ اور لیگ میں ان کو شامل کرنے کی کوشش تفرقہ انتشار اور باہمی کشمکش پیدا کرنے کا موجب ہوگی"

صاف ظاہر ہے۔ کہ پنجاب میں مجلس احرار ہی ایک ایسی پارٹی ہے۔ جو جدید آئین کے استرداد کی حامی ہے۔ اس لئے لیگ نے اگر اسے اپنے ساتھ گانٹھنے کی کوشش کی۔ تو اس کا یہ اقدام پنجاب کے اسلامی حلقوں میں بہت بڑے انتشار کا موجب ہوگا۔ اور اس سے قوم کے مجموعی مفاد کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ پنجاب میں مجلس احرار کے سوا جو بالکل ایک غیر ذمہ وار پارٹی ہے۔ اور کوئی پارٹی لیگ کی اس تجویز کی تائید نہیں کرے گی۔ اور جیسا کہ سول نے بھی لکھا ہے:۔ کہ

"مسٹر جناح کے سامنے صرف دو راستے ہیں۔ یعنی یا تو وہ احرار کے ساتھ "مسلم لیگ" کا لیبل لگا دیں۔ اور یا پنجاب کو بالکل چھوڑ دیں"

احرار اور مسلم لیگ کے اس قسم کے مجوزہ تعلق کے امکانات کے متعلق یونینسٹ پارٹی کے ارکان کی روش کا ذکر کرتے ہوئے سول لکھتا ہے۔ کہ:۔

"وہ اس بات کا خیر مقدم کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ احرار خواہ اپنے طور پر کھڑے ہوں۔ یا مسلم لیگ کے ٹکٹ پر وہ یونینسٹ پارٹی کی ہر حالت میں مخالفت کریں گے۔ لیبل کی تبدیلی انتخابی مہم کے نتائج پر کسی رنگ میں بھی اثر انداز نہیں ہوگی لیکن مسلم لیگ بورڈ کے کنٹرول کے ماتحت مخالف پارٹی کو وہ ایسی پارٹی سے جو کسی بھی ذمہ وار جماعت کے ماتحت نہ ہوگی۔ مزید ترجیح دیں گے"

جب پنجاب میں مسلمانوں کی سیاست یہ مخصوص پہلو اپنے اندر رکھتی ہے۔ تو مسٹر جناح کے لئے بہتر یہی ہے۔ کہ وہ نہ صرف پنجاب میں ایک علیحدہ لیگ پارٹی کا قیام عمل نہ لائیں۔ بلکہ یونینسٹ پارٹی کے ساتھ تعاون کر کے مسلمانوں میں اتحاد اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کریں مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی کے بنیادی اصول اور ان کا لائحہ عمل کم و بیش امر مشترک ہے اس لئے ان دونوں میں نہایت آسانی سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور اس اتحاد سے پنجاب کے مسلمانوں کو سیاسی لحاظ سے جو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ وہ نہایت ہی شاندار اور یقینی ہوگا۔

چندہ تحریک جدید کے متعلق ایک مخلص دوست کا قابل رشک اخلاص

قادیان کے ایک مخلص کارکن بزرگ جو خدا کے فضل سے کثیر العیال ہیں۔ انہوں نے گذشتہ سال ۱۰۰ روپیہ کا وعدہ کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں لکھا تھا۔ کہ ۱۰۰ روپیہ سال کے اندر انشاء اللہ ادا کر دونگا۔ لیکن جب انہوں نے ۳۴ کی پہلی قسط بھیجی۔ تو اس وقت حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں رات دن اس دھن میں ہوں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ غیب سے دے۔ تو بقیہ ۶۶ بھی جلدی ادا کر دوں۔ چنانچہ گذشتہ سال انہوں نے ۱۰۰ کی پوری رقم داخل فرما دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس سال کی تحریک جدید پر وہ ۵۰ کا اپنی اور اپنی بیوی کی طرف سے وعدہ کرتے ہوئے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور لکھتے ہیں:۔

"ادائیگی کی فکر سے دل پر بہت بوجھ تھا۔ سو الحمد للہ کہ یہ بوجھ حضرت خیر المحسنین کی رحمت اور نصرت سے اترا۔ اور یہ عاجز سبکدوش ہوا۔ ہاں اس سبکدوشی کے ساتھ دل میں یہ عزم ابھی باقی ہے۔ کہ مولیٰ کریم کی توفیق سے اس سال کچھ اور بھی خدمت ہو سکے تحریک جدید کا یہ مبارک سلسلہ کم از کم ۱۹۵۶ء تک جاری رہنا چاہیئے۔ حضور کی طرف سے بجز تحریک کے کسی پر اور تو کسی قسم کا بوجھ نہیں۔ کیونکہ تحریک جدید کا چندہ اختیاری اور اس کی تعیین ہر ایک مخلص قلب کی اپنی مرضی پر چھوڑ دی گئی ہے جس سے مخلصین کو اخلاص کے اظہار کا اچھا موقعہ دیا گیا ہے۔ سو سلسلہ حقہ کی تائید کا یہ بالا بالا راستہ خدا نے نکال دیا ہے۔ اور مخلصین جو ایثار اور قربانی کے میدان میں ہر ایک نیکی کی تحریک کو عید کے چاند کی طرح دیکھتے ہیں انہیں اس طرح قربانی کا موقعہ مل جاتا ہے۔ سو میرے خیال میں تحریک جدید کے سلسلہ کا لمبی مدت تک جاری رہنا ہر طرح سے مفید ثابت ہوگا۔

جن دوستوں نے اب تک چندہ تحریک جدید پورا ادا نہیں کیا۔ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھیں۔ کہ "اگر آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں"

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان۔

ہنگری میں مسلمانوں کا شاندار عروج اور درد انگیز زوال

مستقبل میں اشاعتِ اسلام کے متعلق توقعات

ایک مجاہد اسلام کے قلم سے

ہنگری پر مختلف اقوام کی چڑھائی

ہنگری کی فرحت افزا اور زرخیز زمین۔ اسکا مشرق و مغرب کے دروازہ پر واقعہ ہونے کی وجہ سے اہم ہونا اور اسکا ڈینیوب میں مرکزی جگہ رکھنا ایسی چیزیں ہیں۔ جو مغربی اور مشرقی اقوام کو ہر زمانہ میں اپنی طرف متوجہ کرتی رہی ہیں۔ پیدائش مسیح سے پہلے کی صدی میں رومیوں نے اس علاقہ پر حملہ کر کے فتح حاصل کی۔ قومیں آئیں اور گئیں مگر سب اپنے گہرے اثرات از قسم رسوم اس علاقہ میں چھوڑ تی گئیں۔ ہُن کی مشہور قوم قریباً ۳۰۰ء میں یہاں آکر آباد ہوئی۔ اس قوم کے بہادر بادشاہ اٹیلا Attila کی وفات کے بعد اعور، سرمت اور گوتھ اقوام یکے بعد دیگرے نویں صدی عیسوی تک حکمران رہیں۔

فاتحین کا ایک جرار جتھہ جو ترک، ہُن اعور اور بلغارین اقوام کے افراد پر مشتمل تھا۔ اپنے راستہ کی ژن اور آدر گر نسلوں کا صفایا کرتا ہوا ترکوں کو ساتھ ملاتا ہوا توران سے اٹھ کر شاہزادہ آرپاد Arpad کی سرکردگی میں ۸۹۶ء میں ہنگری کے علاقہ پر حملہ آور ہوا۔ ان فاتحین میں سے بلغارین افراد مسلمان تھے۔ یہ مسلمان خاندان رومیوں کے ایک پرانے قلعہ کے قریب جس کا نام پیسٹ Pest تھا آباد ہو گئے۔ چونکہ یہ جگہ دریائے ڈینیوب کو عبور کرنے کے لئے زیادہ موزوں تھی اس لئے ان مسلمانوں نے اس کو فروغ دیکر تجارتی قافلوں کا مرکز بنا دیا۔ اور اچھا خاصہ شہر بسا کر مسجدیں اور عمارتیں تعمیر کرائیں۔ ترکوں کا ایک خاندان جو مسلمان تھا۔ وہ "پیچ" (Pechuh) کے مقام پر آباد ہو گیا۔ اور اس جگہ بھی سرائیں اور مسجدیں تعمیر کی گئیں۔ یہاں اب بھی ایک پرانی شاندار مسجد ہے۔ جو اس وقت بطور گرجا کے استعمال ہوتی ہے۔ اور میناروں پر صلیب کے نشان لگا دیئے گئے ہیں۔

ہنگری میں عیسائیت

دسویں صدی عیسوی کے نصف میں جرمنی اور اطالیہ کے عیسائی مشنریوں نے ہنگری کے لوگوں پر ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ اور حاکم وقت ڈیوک گیزا (Geza) کو ۹۷۲ء میں عیسائیت قبول کرانے میں کامیاب ہو گئے گیزا کا لڑکا سینٹ سٹیفن ہنگری کا پہلا بادشاہ تھا۔ جس کو پوپ سلوسٹر ثانی نے ۱۰۰۰ء میں تاج پہنایا۔

تاتاریوں کا حملہ

۱۲۵۰ء میں باتو خاں نے جو چنگیز خاں کا پوتا تھا ہنگری پر بھی حملہ کیا۔ تاتاریوں کے اس حملہ نے Pest اور دیگر قصبات کی عمارتوں کو سطح کے برابر کر دیا۔ اور بادشاہ Bela IV جو دو سال تک ملک سے بھاگا رہا۔ تاتاریوں کے واپس جانے پر ملک میں داخل ہوا۔ اور پڑوس کے علاقوں سے آدمی بلوا کر ہنگری کی آبادی کی۔

ہنگری میں مسلمانوں کی دوبارہ آمد

پندرھویں صدی میں ترکوں کی طاقت اس قدر زور دل پر تھی۔ کہ تمام یورپ کو ہڑپ کر سکتی تھی۔ ترکوں کی ایک فوج کو ہنگری کے جرنیل جان ہنیدی نے ۱۴۵۶ء میں بلگریڈ کی مشہور لڑائی میں شکست دی۔ اور اس وقت کے پوپ کالکسٹس سوم نے اس فتح کو عیسائیت کی شاندار فتح پر محمول کیا۔ اور ہر روز ۱۲ بجے دن کو اس فتح کی یاد میں گرجوں میں گھنٹہ بجانے کا حکم دیا۔ جس کی تعمیل آج تک کی جاتی ہے فرانس کے بادشاہ فرانسس اول اور اس کی والدہ لوئیسا نے سلطان سلیمان کو ترغیب دی کہ وہ ہنگری کے راستے چارلس پنجم کے ملک پر حملہ کرے۔ کیونکہ ۱۵۲۵ء میں پاویہ کی لڑائی میں چارلس پنجم نے فرانسس اول کو قید کر لیا تھا۔

سلطان سلیمان جو اس وقت ایران پر حملہ کرنے کو تیار تھا۔ ملکہ لوئیسا Louisa کے کہنے پر تین لاکھ بہادروں کو لے کر ہنگری میں داخل ہوا۔ ہنگری کے بادشاہ لوئیس دوم کو موہاچ کے مقام پر ۱۵۲۶ء میں شکست فاش دے کر ہنگری پر قبضہ کر لیا۔ چارلس پنجم کی ہمشیرہ مارگرٹ اور ملکہ لوئیسا کے درمیان گفت و شنید ہوئی۔ چارلس پنجم نے سلطان سلیمان کے حملہ سے ڈر کر فرانسس اول کو ۱۵۲۹ء میں رہا کر دیا۔ ملکہ لوئیسا نے سلطان کو شمالی افریقہ کے علاقوں اور سپین کی طرف رخ کرنے کا سبق دیا۔ مگر چونکہ ہنگری مکمل طور پر فتح ہو چکا تھا اس لئے سلطان نے ہنگری میں پاشا مقرر کر دیا اور خود الجیریا ٹیونس اور سپین کی مہمات کی طرف متوجہ ہوا۔ یہ ہنگری میں مسلمانوں کی معاودہ آمد تھی۔

بودا میں ترکوں کے حمام مشہور عالم ہو گئے مغرب اور مشرق سے لوگ علاج کے لئے آتے تھے۔ سینٹ گلرٹ حمام کی جگہ پر ایک شاندار حمام تھا۔ جسے حمام آغا کہا جاتا تھا۔ رودا کا حمام سقوی مصطفےٰ پاشا نے ۱۵۶۰ء میں بنوایا۔ اس کا وسیع حوض ابھی تک پرانے گنبد سے گھرا ہوا ہے۔ یہ حمام اب بھی شہر بوداپسٹ کی زینت شمار کئے جاتے ہیں۔ جن مورخوں اور سیاحوں نے ترکوں کے زمانہ میں ہنگری کو دیکھا۔ انہوں نے مسجدوں سراؤں اور حماموں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے ایڈورڈ براؤن اپنی کتاب "ہنگری کے سفر کی مختصر داستان" کے صفحہ ۱۶۷۳ میں یوں لکھتا ہے۔

"یہاں پر عمدہ مسجدیں کاروان سرائیں اور شاندار حمام ہیں۔ میں نے آٹھ حمام بودا میں دیکھے اور بعض میں نہایا بھی۔ مگر سب سے زیادہ خوشنما ویلے بے کا حمام ہے جسکو سلیمان پاشا نے خاص طور پر سجایا ہے۔ اس کے چار گنبدوں کے علاوہ درمیان میں ایک دلکش بڑا گنبد ہے۔ جو بارہ بڑے بڑے ستونوں کے سہارے پر ہے۔"

گلاب کے پھولوں کی پہاڑی

پیچ (Pechuh) ایرد(Erdd) اور ایگر (Eger) جیسے مقامات اب بھی مسجدوں میناروں و دیگر کھنڈرات و آثار قدیمہ سے بھرے پڑے ہیں۔ جو ترکوں کے عہد کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ ہنگری کے فن تعمیر میں ترکی اثر کا غلبہ ہے۔ گلاب کے پھولوں کی پہاڑی ایک نہایت ہی لطیف مگر حسیم یادگار ہے جو مسلمانوں نے ہنگری کو دی۔ یہاں پر مسلمانوں کے ایک بہت بڑے بزرگ نے فقیرانہ زندگی بسر کی ہے۔ سلطان نے اس کو بودا کے پاشا کو ملکی نظام یا حکومت میں مشورہ دینے کے لئے بھی مقرر کیا تھا۔ وہ گلاب کے پھولوں کا بہت شائق تھا۔ اس نے اس پہاڑی پر بہت سے گلاب کے پودے لگا دیئے۔

بودا کے شہری اور خصوصاً نوجوان دولھے اکثر گل بابا کے دربار جاتے تھے۔ وہ ان کو عمدہ عمدہ گلاب کے پھول اور روحانی تعلیم کے تحفے دیتا تھا۔ اب تک اس کی یاد میں اس کے مزار پر گنبد اپنی شان دکھلاتے ہیں۔ اور ترکی اور ہنگری کے لوگ زیارت کے لئے یہاں آتے ہیں جیسا کہ قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے پسٹ (Pest) کو فروغ دے کر تجارتی مرکز بنایا۔ قرون وسطےٰ کے ترک مسلمانوں نے (Buda) کو فن تعمیر اور تہذیب میں رونق دے کر مشہور کیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ بوداپسٹ کے اصل بانی مسلمان ہی تھے۔

ہنگری میں مسلمانوں پر ادبار

۱۶۸۶ء میں ہنگری والوں نے آسٹریا کی مدد سے ملک واپس لے لیا۔ اور آسٹریا کے ھابسبرگ Habsburg خاندان نے ترکوں کے خلاف مدد دینے کے عوض ہنگری کا تخت وصول کیا۔ وائنا گیٹ پر سے برانڈن برگس کے ماتحت ہنگری کے سپاہی قلعہ میں گھس گئے۔ اور بودا کے آخری پاشا عبد الرحمٰن کو مار ڈالا جس کی قبر قلعہ کے ساتھ ہی بطور یادگار قائم ہے۔

ہنگری کے مسلمانوں کو عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اور ترکوں کو ملک بدر کر دیا۔ عیسائی حکومت میں چونکہ مسلمانوں کو رعایا کے جائز حقوق سے محروم کیا گیا۔ اس لئے جن مسلمانوں نے اسلام کو وطن چھوڑنے پر ترجیح دی۔ وہ غیر ممالک کو نکل گئے۔

ایک قابل مسلمان

جنگ عظیم سے پیشتر بوڈاپسٹ کی مشہور عالم یونیورسٹی میں مشرق سے چند مسلمان طلبا تعلیم پاتے تھے۔ جن میں زیادہ تر ترک تھے۔ یونیورسٹی نے ان طلباء کی مذہبی تعلیم کے لئے حکومت ترکیہ سے ایک شخص مولوی عبداللطیف صاحب کو منگوایا۔ سوائے ان طلبا کے اس وقت کے کاغذات مردم شماری میں ہنگری کی مسلمان رعایا کا اندراج نہیں ہے۔

مارچ ۱۹۱۶ء میں ہنگری کی پارلیمنٹ میں مذہبی رواداری کا خیال پیدا ہوا۔ اور ہنگری کی مسلم رعایا کا عیسائیوں کے سے حقوق حاصل ہونا تسلیم کیا گیا۔ مگر قانون مذکور محض رسم کے طور پر ہی تھا۔ کیونکہ اس وقت کاغذات میں مسلم رعایا کا نشان نہ تھا اور بعد میں آنے والے مسلمانوں اور آباد کاروں پر پابندیاں عائد کردی گئی تھیں۔ جنگ کے بعد ہنگری کے زرخیز ٹکڑے مع ۲ کروڑ باشندوں کے موجودہ سلطنت ہنگری سے الگ کر کے نئی تقسیم کے ماتحت الگ حکومتیں تصور کی گئیں۔ اب جو ہنگری میں مسلمان واپس آئے، وہ تقریباً بلگیریا۔ بلقان۔ البوسنیا اور مشرقی ممالک سے آئے جن میں زیادہ تر پناہ گزیں تھے۔ اور باقی وہ حصہ تھا۔ جن کے آباؤ اجداد سترھویں صدی کے آخر میں ہنگری سے نکل گئے تھے۔ یہ تمام چونکہ پردیسی اور غریب تھے۔ اس لئے پبلک زندگی میں نمایاں نہ ہوئے۔ تمام ہنگری میں صرف ایک قابل ذکر مسلمان ڈاکٹر عبدالکریم جرمانوس صاحب ہیں۔ جو نظام الملک یونیورسٹی میں پروفیسر رہے ہیں۔ اور مصر عرب، ہندوستان، کشمیر وغیرہ کی سیر کرچکے ہیں۔ اسلام پر ان کے متعدد لیکچر اور کتابیں ممالک مذکورہ بالا میں شائع ہوئی ہیں۔ انہوں نے نہ صرف مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کا حج کیا۔ بلکہ قادیان اور سری نگر کو بھی خاص طور پر جاکر دیکھا۔ اس وقت وہ بوڈاپسٹ کی یونیورسٹی کے ممتاز پروفیسر ہیں۔ اور ہنگری کے اعلےٰ طبقہ کے لوگوں میں اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اڑھائی سو سال کے بعد اذان کی آواز

حال ہی میں جب حکومت ترکی کی سیاست نے مذہب پر ہاتھ صاف کیا۔ تو اس کا ہنگری پر یہ اثر ہوا۔ کہ ہنگری کے مسلمانوں نے مولوی عبداللطیف صاحب کی بجائے اپنا امام اور مفتی ڈورج حسین علمی کو جو جنگ عظیم کے وقت آسٹریا ہنگری کی فوج میں مسلمان سپاہیوں کا فوجی امام تھا۔ منتخب کرلیا۔ ہنگری میں اسلام کا یہ تیسرا دور ہے۔ ۱۹۳۱ء میں گل بابا کے مزار سے ۲۵۰ سال کے بعد اذان کی آواز سننے میں آئی۔ مسلمانان ہنگری کا ارادہ ہے۔ کہ مزار گل بابا کے قریب ایک مسجد اور طلبا کے لئے جامعہ اسلام بنایا جائے۔ اس غرض سے انہوں نے اپنے مفتی علمی صاحب کو ان کے سکرٹری سمیت ہندوستان کو روانہ کیا ہے۔ تا اس کام کی انجام دہی کے لئے چندہ جمع کریں۔ اور اس مہم میں ان کی کامیابی کی بہت امید ہے۔

احمدی مبلغ کا خیر مقدم

قادیان سے جو نوجوان مبلغ اسلام بوڈاپسٹ آیا ہے مسلمانان ہنگری نے بڑے خلوص سے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ اشاعت اسلام میں تعاون کررہے ہیں۔ احمدی مبلغ کا مقصد یہ ہے۔ کہ مغرب کے لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرے۔ علاوہ ازیں یہ کہ مسلمانان مشرق کے ساتھ ان کے دوستانہ اور تاجرانہ تعلقات قائم کرے۔

بوڈاپسٹ ہمیشہ ہی سے ہر نئی تحریک کا جاذب اور اچھے خیالات قبول کرنے پر آمادہ رہا ہے۔ انٹر پارلیمنٹ اور بہبودیٔ اقوام کی کانفرنسیں بوڈاپسٹ کی میل ملاپ کی رُوح کو ظاہر کرتی ہیں۔ احمدیت بھی اسلام کی بین الاقوامی تحریکِ امن ہے۔ اور اہلِ ہنگری سے توقع ہے۔ کہ وہ احمدی مبلغ کی تحریکِ اتحاد کو اپنے دل میں جگہ دیں گے بوڈاپسٹ جغرافیائی محل وقوع اور قدرتی خوبصورتی کے لحاظ سے یورپ میں اشاعت اسلام کا مرکز بننے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اور لارڈ روتھرمیر کے یہ سنہری الفاظ جو قومی جھنڈا پر کندہ ہیں۔ کہ "Hungary's place under the Sun" اپنے اندر ضرور کوئی اعلےٰ مقصد رکھتے ہیں۔ جس کا یہی مفہوم ہے۔ کہ جب مغرب میں اسلام کے سورج کے چڑھنے کا وقت ہوگا۔ تو اصل ہنگری اس روشنی کے حاصل کرنے اور باقی یورپ میں اسے پھیلانے میں پیش پیش ہوں گے۔ حضرت احمد مسیح موعود و مہدی مسعود بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۹۱ء میں فرمایا تھا۔

"مغرب کے لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہوں گے۔ اور تمام مذاہب میں ایک انقلاب عظیم برپا ہوگا۔ جبکہ اسلام کا سورج اپنی کمال آب و تاب سے مغرب میں طلوع ہوگا۔ تو اس نور سے صرف ایسے لوگ ہی محروم رہیں گے۔ جو بالکل ہی ناکارے ہونگے"

اہل ہنگری چونکہ روشن ضمیر ہیں۔ اس لئے امید ہے۔ کہ ہنگری میں آفتاب اسلام کا طلوع "نہایت شان و شوکت کے ساتھ ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

جناب وائسرائے ہند کی غریب پروری

ہز ایکسلنسی لارڈ لنلتھگو نے ہندوستان کی سرزمین پر بحیثیت نائب شاہ قدم رکھتے ہی ملک کے غریب طبقہ سے اپنی عملی ہمدردی کا اظہار شروع کردیا۔ اور ہندوستان میں انگریزی حکومت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جناب وائسرائے کی طرف سے پایۂ تخت حکومت میں غریبوں کو وسیع پیمانہ پر کھانا کھلایا۔ جس وقت ہز ایکسلنسی بمبئی کی بندرگاہ پر رونق افروز ہوئے۔ تو وہاں آپ کے استقبال میں کاشتکاروں کو شریک کیا گیا۔ اور دُور دُور سے کاشتکار اس تقریب میں حصہ لینے کے لئے آئے۔ پھر زمام حکومت ہاتھ میں لیتے ہی آپ نے جو نشر براڈکاسٹ فرمائی۔ اور جو اردو ترجمہ کے ساتھ نشر صورت کے ذریعہ سے ساری دُنیا کو سنائی گئی۔ اس میں ہندوستان کے غریب طبقہ کے ساتھ اپنی مخصوص ہمدردی ظاہر کی۔ اور ان کی حالت سدھارنے کی امکانی کوششوں کے عزم کا اعلان کیا۔ ان مواعید اور دعاوی کو جامۂ عمل پہنانے میں بھی ہز ایکسلنسی نے اسی مستعدی کے ساتھ سبقت کی۔ اور ۱۹ راپریل کو جب اپنی سلور ویڈنگ (شادی کی پچیسویں سالگرہ) کے موقعہ پر دیگر مذہبی اور معاشرتی رسوم انجام دیئے گئے۔ آپ نے ایک ہزار روپیہ کی رقم غربا کو کھانا کھلانے کے لئے بھی عطا کی۔ چنانچہ نئی اور پرانی دہلی میں کئی جگہ غریبوں اور محتاجوں کو نہایت فیاضی کے ساتھ کھانا کھلایا گیا۔ یہ منظر جو تاریخ میں اپنی آپ ہی نظیر تھا۔ نہایت ہی پُر اثر تھا۔ جناب وائسرائے نے اپنی تقریر میں اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے لوگوں سے دعا کی استدعا کی تھی۔ لیکن ان محتاجوں کے دل سے نکلی ہوئی دعا جتنی با اثر ہوسکتی ہے۔ اتنی کسی اور کی نہیں ہوسکتی۔ ہندوستان کے لوگ جو روحانیات کے دلدادہ ہیں۔ جناب وائسرائے کی اس فیاضانہ خوش عقیدگی سے یقیناً متاثر ہوئے ہوں گے۔ صدقہ وخیرات کے وسیلہ سے حصول برکت کی امید زیادہ تر مشرقی تخیل ہے۔ اور ایک انگریز وائسرائے کا یہ طرز عمل مشرقی خیالات کے لوگوں کو بھی متاثر کئے بغیر نہ رہے گا۔ اور قدیم مشرقی بادشاہوں کی فیاضیوں کی یاد ان کے دلوں میں تازہ ہو گئی ہوگی۔ جو مغربی تمدن کی تجارتی معاشرت میں فراموش ہوچکی تھی۔ ہز ایکسلنسی کا اس قدیم رسم کو تازہ کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ اپنے دور میں ایک مشرقی فرمانروا کا اعلےٰ نمونہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور مشرقی روایات سے آپ کو گونہ اُنس ہے۔ ہندوستان کے لوگ عام طور پر شاکی رہتے ہیں۔ کہ انگریز ان کے تمدن اور معاشرت کے اثر سے دُور دُور بھاگتے ہیں۔ اور ان میں مل جل کر رہنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن ہز ایکسلنسی نے اپنے صرف ایک اس فعل سے ثابت کردیا۔ کہ آپ اس خیال کے انگریزوں میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ ہندوستانیوں کے دلوں میں جگہ پیدا کر کے ان پر حکومت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اس واقعہ سے حکومت کی جس نئی روش کا اظہار ہو رہا ہے، وہ ہز ایکسلنسی لارڈ لنلتھگو کے دور میں کامیاب و کامران ہو کر رہے گی۔ اور اس سے ہندوستان و انگلستان کے تعلقات مؤدت میں بہت زیادہ وابستگی اور استحکام پیدا ہو جائے گا۔

(نامہ نگار)

پٹھانکوٹ میں احرار کی ناکام کانفرنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مبلغ کو جوابی تقریر کے لئے وقت دینے سے قطعاً انکار

پٹھانکوٹ میں ۲، ۳ مئی احرار کانفرنس کے لئے مقرر تھے۔ مگر ۲ مئی کو ہمارا دن کوئی جلسہ نہ ہوا۔ اس دن سوائے حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے اور کوئی نہ آیا۔ مگر اس کی تقریر بھی کسی نے نہ کرائی۔ احرار کے کور کے ممبر جو بٹالہ اور گورداسپور سے آئے ہوئے تھے اور جن کی تعداد ۲۵ کے قریب تھی۔ ان کے ساتھ بیس کے قریب پٹھانکوٹ کے والنٹیرز مل کر ہر گاڑی پر سٹیشن پر جاتے۔ مگر ناکام و مایوس واپس آجاتے۔ سارا دن اسی تنگ و دو میں گذرا۔ آخر رات کو دس بجے عطاء اللہ اور فیض الحسن آئے اور اسی رات کو دس بجے سے ۱۲ بجے تک اجلاس ہوا۔ جس میں حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے پہلے تقریر کی اور کہا۔ قادیان میں بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ اس کو مٹانا احرار کا کام ہے۔ تم اس کو مٹانے کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ مولوی عطاء اللہ نے خطبہ صدارت میں بیان کیا کہ احرار مسلمانوں کا آزاد گروہ ہے جس کا کام آزاد رہ کر زندہ رہنا اور ہندوستان میں اپنے آپ کو اور دوسروں کو آزاد کرانا ہے۔ اب فتنہ قادیان کو مٹانے کے واسطے ہم نے اس کا شعبہ تبلیغ الگ کر دیا ہے جس میں ملازم لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اس واسطے تم میں جو ملازم ہوں اس میں شامل ہوں اس میں شامل ہو جائیں۔ دیکھو ظفر اللہ خاں مرزائی گورنمنٹ سے ۸ ہزار روپیہ لے کر احمدیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ تم بھی اس کی تقلید کرو حاضری ابتداء میں دو ہزار کے قریب قریب تھی۔ بعد میں لوگ اٹھ کر چلے گئے اور آخر میں پانچ چھ سو کے قریب رہ گئے۔ ۳ مئی کو صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک جلسہ ہوا۔ جس میں حاضری چار پانچ سو کے قریب تھی۔ فیض الحسن اور مظہر علی نے تقریریں کیں فیض الحسن کی تقریر کا لب لباب یہ تھا۔ کہ احمدیت کو مٹا دو۔ دیکھو ہم تو کروڑ ہیں۔ اگر تھوک پھینکیں تو بھی قادیان بہہ جائے۔ ہیں تیار ہو جاؤ۔ اور قادیان کا مقابلہ کرو۔ اس کے بعد مظہر علی نے تقریر کی اور کہا قادیان میں ہم اکتوبر ۱۹۳۶ء کو کانفرنس کرنا چاہتے ہیں اس واسطے تمہیں ہماری مدد کرنی چاہئے۔ اس کے بعد حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ احمدی مٹ جائیں گے کیونکہ کفر ہمیشہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس واسطے اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اور احرار میں شامل ہو جاؤ۔ دوسرا اجلاس ۲ بجے سے ۵ بجے تک ہوا جس میں حاضری دو تین سو کے قریب تھی اور تقریر صرف فیض الحسن کی ہوئی۔ اس نے دو ڈیڑھ گھنٹے تک ردو ناد دیا اور اتحاد پارٹی کے خلاف کہا۔ اس اجلاس میں جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ کی طرف سے ان کو ایک رقعہ بھیجا گیا۔ کہ ہمیں وقت دیں تاکہ حق و صداقت کھل جائے اور پبلک کو صحیح بات معلوم ہو جائے۔ جس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا۔ "ہم آپ کو وقت نہیں دے سکتے ہم تو آپ کا دیدار بھی نہیں کرنا چاہتے۔ چہ جائیکہ آپ کے ساتھ کوئی گفتگو کریں۔" رات کو ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ان کا تیسرا اجلاس ہوا۔ جس میں حاضری پانچ چھ سو کے قریب تھی۔ اور تقریر پہلے حبیب الرحمٰن کی ہوئی۔ اس کے بعد مولوی عطاء اللہ نے تقریر کی۔ اور کہا کہ دیکھو پنجاب میں شریعت نہیں بلکہ رواج پر عمل ہوتا ہے۔ نہیں چاہئے کہ شریعت پر عمل کرو۔ اور آئندہ کونسل میں احرار کو بھیجو۔ جو شریعت بل پاس کرا کر شریعت کا رواج دیں۔ سر فضل حسین وغیرہ کو ووٹ مت دو اس پر ایک شخص نے سوال کیا۔ شاہ صاحب آپ کا شہیدان مسجد شہید گنج کے متعلق کیا خیال ہے وہی پہلا۔ کہ وہ حرام کی موت مرے یا اب تبدیلی ہو گئی ہے۔؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ یار ایسے سوال نہ کرو پہلے بعد مشکل صلح ہوئی ہے۔ پرانی باتوں کے چھیڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے پوچھا۔ آج مرزائیوں نے وقت مانگا تھا۔ آپ نے ان کو وقت کیوں نہیں دیا۔ اس کا جواب یہ دیا کہ ہمارے والنٹیروں نے بعد مشکل سٹیج بنایا اور جلسہ گاہ تیار کی۔ اب ہم اپنی سٹیج ان کو تقریر کرنے کے واسطے کیوں دیتے اور ان کے ساتھ مناظرہ کر کے نقصان اٹھاتے۔ چار مئی کو بھی جلسہ ہوا۔ مگر حاضری بالکل تھوڑی تھی۔ غرض اس کانفرنس کے نتیجہ میں نہ احرار کو کوئی روپیہ ملا اور نہ کوئی وقعت حاصل ہوئی۔ (نامہ نگار)

جلسہ سالانہ کیلئے دیگوں کی آٹھویں قسط

خدا تعالیٰ کا رحم اور اس کی غریب نوازی ہمارے شامل حال ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ فوراً متوجہ ہوں۔ آٹھویں قسط میں حصہ لینے والوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنیوالے کا نام	تعداد دیگ	کس شخص کی طرف سے دیگ دی گئی	کیفیت
۲۴	میاں غلام رسول صاحب گوجرانوالہ	ا دیگ	بطرف ثواب عالم الدین و زوجہ خود	دیگ جلسہ سالانہ پر پہنچ چکی ہے
۲۵	میاں تاج الدین صاحب سیالکوٹ	ا دیگ		دیگ پہنچ چکی ہے۔
۲۶	بابو فیروز الدین صاحب آباد ان	ا دیگ	منجانب اہلیہ خود	قیمت دیگ تعمہ وصول ہو گئی ہے
۲۷	فضل خان صاحب امرتسر	ا دیگ	منجانب اپنے والد صاحب	وعدہ

اسی میں سے اب تریپن دیگوں کا مطالبہ باقی ہے۔ امید ہے کہ بقیہ تعداد بھی عنقریب پوری ہو جائے گی۔ احباب توجہ فرمائیں اور ایک دوسرے کو تحریک کریں۔ بالخصوص سیکرٹری صاحبان اور جماعت کے دوسرے عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی ہمہ تن کوشش فرمائیں۔

علاوہ ازیں میں لجنات اماء اللہ کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس نوٹ کو پڑھ کر کوشش کریں۔ کہ اپنی اپنی لجنہ کی طرف سے ایک ایک دیگ جلسہ سالانہ کے لئے بنوا دیں۔ جس پر ان کی لجنہ کا نام کندہ کرایا جائے گا۔ ایک دیگ جس کا وزن ایک من پختہ ہوتا ہے۔ چالیس روپیہ میں بنتی ہے۔ تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیجی جاویں۔ اور یہ تصریح کر دی جائے کہ یہ دیگ کی قیمت کے روپے ہیں۔ (ناظر ضیافت قادیان)

"احسان" کی ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار "احسان" ۹ ۲ اپریل ۱۹۳۶ء میں "مرزائی مبلغ کا قبول اسلام" شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو موضع بوہا ڈڈالہ ضلع امرتسر میں مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان مناظرہ ہوا جس کے بعد غلام قادر کے دلائل سے لاجواب ہو کر میاں عبد الحق مجاہد اور میاں رحیم بخش نے مرزائیت سے توبہ کی۔ اول الذکر مرزائیوں کا آنریری مبلغ تھا۔ حبیب اللہ امام مسجد۔ مگر ۲۵ اپریل کو کوئی مناظرہ نہیں ہوا۔ میاں رحیم بخش کبھی احمدی نہیں ہوا۔ خاکسار بھی بحمد خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی ہے۔ اور میں اس حبیب اللہ پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جس نے جھوٹ بول کر میرے دل کو اور میرے رشتہ داروں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ خاکسار محمد عبد الحق مجاہد

بیکرٹریان نظارت تعلیم و تربیت کیلئے اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ۲۳ اپریل کے الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال چونکہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اور نظارت ہذا کی طرف سے سالانہ رپورٹ مرتب کی جا رہی ہے۔ اس لئے جملہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت و سیکرٹریان لجنہ اماء اللہ اور مبلغین کو چاہیئے کہ وہ تعلیم و تربیت سے متعلقہ سالانہ رپورٹیں جلد تر تیار کر کے دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں ارسال فرمائیں۔ مکرر بدیں غرض اعلان کیا جاتا ہے کہ متعلقہ عہدیداران نوٹ فرمالیں اور نظارت ہذا کو اطلاع فرمائیں۔ کہ کب تک رپورٹ تیار کر کے ارسال فرماویں گے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

سٹار ہوزری کی جرابوں کے متعلق مبلغ فلسطین کی رائے

میں نے فلسطین میں دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کی تیار کردہ جرابیں منگوائی تھیں اکثر احباب جماعت نے ان جرابوں کو خرید کر استعمال کیا - اور پسند کیا - یہ جرابیں میرے تجربہ میں عمدہ جرابیں ہیں - اگرچہ فلسطین میں رسوم جمرکیہ کے باعث یہ گراں نظر آتی ہیں - مگر اس میں شک نہیں - کہ جرابیں اپنی ذات میں اچھی چیز ہیں - اللہ تعالےٰ مزید ترقی کی توفیق بخشے - آمین

خاکسار ابو العطا الجالندھری قادیان ۳-۳-۳۶

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۵ مئی۔ آج شام اطالوی عدیس آبابا میں داخل ہو گئے۔ یہ اطلاع برطانوی وزیر کے ایک پیغام سے ملی ہے۔ جو دفتر خارجہ کو بھیجا گیا۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ اطالوی افواج از لاریاں کی بہت بڑی جمعیت عدیس آبابا میں داخل ہو رہی ہے۔ ۴ بجے سے اطالوی دستے برطانوی قونصل خانہ کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔

بلگریڈ ۵ مئی۔ دول بلقان یعنی ترکیہ یوگوسلاویہ۔ یونان اور رومانیہ کی ایک کانفرنس نے ترکی کی اس تجویز سے کہ درِ دانیال کی دوبارہ قلعہ بندی کی جائے۔ اس شرط پر اتفاق کیا ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک پر کوئی غیر ملک حملہ آور ہو تو ان کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے جو اس امر کا فیصلہ کرے کہ درِ دانیال کے متعلق کیا اقدام کیا جائے۔

امرت سر ۵ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تحصیل نور پور ضلع کانگڑہ کے ایک گاؤں میں آگ لگ گئی۔ جس سے تمام گاؤں جل کر خاکستر ہو گیا۔

الہ آباد ۵ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں اپیل کی ہے۔ کہ ۹ مئی کو تمام ہندوستان میں یوم حبش منا کر حبشہ سے ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ اور اس بات کا تہیہ کیا جائے۔ کہ فسطائیت اور ملوکیت کے سامنے کبھی سرنگوں نہیں ہونگے۔

شملہ ۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دو برطانی ماہرین علوم کو ہندوستان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ جو ہندوستان کے طریق تعلیم میں تبدیلی کی سفارشات کریں گے۔ اور یہاں صنعتی تعلیم کو رائج کیا جائے۔ وہ ماہرین ۱۹۳۶ء کے اختتام پر ہندوستان آئیں گے۔

لنڈن ۵ مئی۔ اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو صوبجاتی خود مختاری کے نفاذ کے متعلق احکامات مئی کے بعد پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان میں پیش ہونگے۔

جبلپور ۵ مئی۔ شدید طوفان اور ژالہ باری کی وجہ سے مختلف عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا۔ ایک سکول کا بورڈنگ ہاؤس۔ تھانہ کی حوالات کا شیڈ اور ایک مدرسہ کا حصہ بالکل تباہ ہو گیا

حیدرآباد ۵ مئی۔ مزدوروں کے علاقہ میں آج پیر عیسائیوں کی خانقاہوں کو جلا دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بھاری ہجوم نے جو پٹرول کے کنستر لے کر علاقہ کا گشت کرتا رہا۔ بہت سے عیسائی سکول اور خانقاہوں کو آگ لگا دی۔ ہجوم اور پولیس کے درمیان تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۲۰ اشخاص زخمی ہوئے۔

قاہرہ ۵ مئی۔ مصر کے انتخابات میں وفد پارٹی کو بہت بڑی اکثریت حاصل ہوئی ہے اس پارٹی کو ۱۶۳ اور باقی تمام چھ پارٹیوں کو کل ۵۴ نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔

جبوتی ۵ مئی۔ حبشی جرنیل راس نصیبو ترکی مشیر وہیب پاشا اور دو اور آدمی جبوتی آئے ہیں۔ ان کی واپسی اس امر کی دلیل ہے کہ حبشہ کی آخری طاقت بھی ٹوٹ چکی ہے۔ اور اطالوی فوج کی روک تھام کے لئے کوئی قوت باقی نہیں رہی۔

عدیس آبابا ۵ مئی۔ شنبہ کی رات کو حبشی حملہ آوروں نے فرانسیسی سفارت خانہ کو آگ لگا دی۔ حملہ آوروں کے عسکری دستہ نے پوری دلیری سے مقابلہ کیا۔

ایتھنز ۵ مئی۔ ترکی وزیر خارجہ نے آبنائے باسفورس اور درِ دانیال کی قلعہ بندی کے سلسلہ میں استفسار کے جواب میں کہا۔ کہ تمام متعلقہ حکومتوں نے ترکی کی حمایت کی ہے آپ ریاستہائے بلقان کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے بلگریڈ روانہ ہو گئے۔

واشنگٹن ۵ مئی۔ امریکن سفیر متعینہ عدیس آبابا نے حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ سے پر زور اپیل کی ہے۔ کہ وہ حکومت برطانیہ سے امریکن سفارت خانہ کو بلوائیوں کے بے پناہ حملوں سے بچانے میں امریکن سفارتخانہ کی امداد کے لئے درخواست کرے۔ کل صبح امریکن سفارتخانہ پر یکایک حملہ کر دیا گیا۔ سفارتخانہ نے فائر کئے۔ جس سے حملہ آوروں میں سے ایک ہلاک ہو گیا۔ باقی پیچھے ہٹ گئے۔

اخبار "زمیندار" ۵ مئی لکھتا ہے۔ کہ امرتسری احرار کانفرنس کے انتظامات میں عامۃ المسلمین کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کر رہے

احرار کی غیر مسلموں سے امداد حاصل کر رہے ہیں چنانچہ آٹا۔ چاول۔ پیاز۔ لکڑیاں۔ سٹیج کے لئے شہتیر ہندوؤں اور سکھوں سے لئے جا رہے ہیں

لنڈن ۵ مئی۔ حکومت بیلجیم کی کابینہ نے مشرقی سرحد پر یکدم فوج بڑھا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ ان تین ہزار فوجیوں کو جن کی میعاد ملازمت ۳۰ مئی کو ختم ہو رہی ہے حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ ملازمت سے سبکدوش نہیں کئے جا سکتے۔

عدیس آبابا ۵ مئی۔ رائٹر کے نمائندہ کا بیان ہے کہ ترکی سفارت خانہ بھی حملہ آوروں کی یورش سے نہ بچ سکا۔ چنانچہ بہت دیر تک مقابلہ کرنے کے بعد ترک بے بس ہو گئے۔ اور انہوں نے سفارتخانہ خالی کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ عین وقت پر برطانوی سفارتخانہ سے امداد پہنچ جانے سے بہت سے ترکوں کی جانیں بچ گئیں۔

لاہور ۵ مئی۔ آج مقدمہ شہید گنج کی سماعت مسٹر سیل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ختم ہو گئی۔ اور فیصلہ محفوظ رکھا گیا۔ ڈاکٹر محمد عالم نے وکیل مدعا علیہم کی بحث کے جواب میں نہایت وسیع اور دندان شکن بحث کی۔

عدیس آبابا ۵ مئی۔ عدیس آبابا سے جبوتی روانہ ہونے سے پہلے شہنشاہ حبشہ نے بحیثیت تاجدار حبشہ جو آخری کام کیا وہ یہ تھا۔ کہ مشہور باغی جرنیل راس ہیلا کی رہائی کا حکم دیدیا۔ راس ہیلا کو ۱۹۳۲ء میں بغاوت اور حکومت کے خلاف سازش کے سنگین جرم کی پاداش میں قید کر دیا گیا تھا۔

لنڈن ۵ مئی۔ آج دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں حبشہ کی صورت حالات کے متعلق بیان دیتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا۔ ہز میجسٹی کی حکومت نے حکم دیا ہے کہ ایک آبدوز کشتی جبوتی روانہ کیجائے جو شہنشاہ حبشہ اور ان کے ہمراہیوں کو حیفا لے آئے۔

پٹنہ ۵ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سوتی میں زمینداری کچہری پر ایک سو ڈاکوؤں نے چھاپہ مارا اور وہاں سے ۶۳ ہزار روپیہ کا مال لے کر فرار ہو گئے۔ گاؤں کے لوگ جو مزاحمت کے لئے آئے ان کو زخمی کیا گیا جن میں سے بعض کی حالت نازک ہے۔

عدیس آبابا ۵ مئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ عدیس آبابا میں غارتگری کے سلسلہ میں ۳۰ یورپین جن میں زیادہ تعداد یونانیوں اور آرمینیوں کی ہے ہلاک ہو گئے ہیں۔

روما ۵ مئی۔ روم میں اطالیہ کی فتح پر جشن شادمانی بپا کیا جا رہا ہے۔ مسولینی نے حکم دیا ہے۔ کہ آج شب ایک فوجی اجتماع ہو جس کے سامنے میں تقریر کرونگا۔

شملہ ۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت ہند نے پنڈت جواہر لال نہرو کی سوانح عمری جو انہوں نے خود لکھی ہے۔ اور جو لنڈن میں شائع ہوئی۔ ابھی نہیں دیکھی۔ لہذا اس پر پابندی عاید کرنے کا نہ خیال پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر غور کیا گیا ہے۔

عدیس آبابا ۵ مئی۔ بے شمار حبشیوں نے رائفلوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر بیلجیم کے سفارتخانہ پر یلغار کر دی ہے مشین گنیں گولیوں کی بارش کر رہی ہیں۔ برطانوی سفارتخانہ کے عین اوپر پہاڑی پر جو فوجی چوکی تھی اسے حبشیوں کے متواتر حملوں کی وجہ سے توڑ دیا گیا ہے۔ بہت سے حبشی لوٹ کا مال لے کر جنوبی علاقہ کی طرف چلے گئے ہیں۔

امرت سر ۵ مئی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ آنے نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

اوٹاکمنڈ ۵ مئی۔ گورنر مدراس رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ سر کے وی ریڈی مشیر قانون گورنری کے فرائض سرانجام دیں گے۔

جدہ ۵ مئی۔ سلطان عمر بن عوض القعیطی والئے حضر موت انتقال کر گئے ہیں۔ ولیعہد کو تخت پر بٹھا دیا گیا ہے

عدیس آبابا ۵ مئی۔ شاہ نجاشی کے فرار کی سب سے بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حبشی فوجوں میں غداری اور بزدلی کا جذبہ عود کر آیا تھا۔ تمام اور ربدہ کی پہاڑیوں میں شہنشاہ کو جس شکست سے دو چار ہونا پڑا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی تھی کہ پانچ ہزار از موجودہ کارہ حبشی سپاہیوں نے جنگ سے انکار کر دیا۔

محمد عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی